اکبر بیربل کے نئے لطیفے



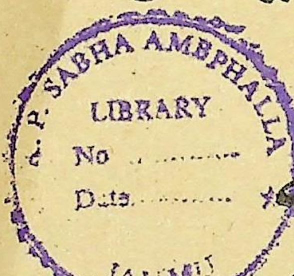
پڑھو، ہنسو اور جیو!

Prem Prakashan

E.P. 348, Saidan Gate, Jullundur-1.
Price Rs. 1…

…is Printed at M…ley Print…, Pacca Bagh, Jullund…

اکبر بیربل کے لطیفے



اکبر بادشاہ کے بہت سے وزیر تھے لیکن سب وزیروں میں سے بیربل حاضر جواب تھا۔

لکڑ کا بیانہ

ایک بار اکبر بادشاہ کا دربار لگا ہوا تھا۔ اکبر کی پتنی نے کہا مہاراج آپ بیربل کو اتنی تنخواہ دیتے ہیں اس کی بجائے اگر میرے بھائی کو رکھ لیجیے۔ اکبر نے کہا جو کام بیربل کر سکتا ہے وہ آپ کا بھائی نہیں کر سکتا۔ اکبر بادشاہ کی پتنی نے کہا نہیں آپ میرے بھائی کو ہی رکھئے۔ دوسرے دن دربار میں اکبر نے اپنی پتنی کے بھائی کو کہا یہ لکڑ ہے اسے بازار میں بیچ کر آؤ۔ وہ بازار میں جاکر اونچی اونچی کہنے لگا۔ لکڑ لے لو لکڑ۔ لیکن کسی نے نہیں خریدی۔ شام کو وہ خالی واپس لوٹ آیا۔ اگلے دن دربار میں بیٹھے اکبر نے بیربل کو کہا بیربل یہ لکڑ بیچ کر آؤ۔ بیربل نے کہا مہاراج ایک نوکر اور سات سپاہی ساتھ دیجیے۔ بیربل نے نوکر کے کندھے پر لکڑ رکھ لی اور ساتھ سپاہی لے کر بازار کو چلا گیا۔ ایک ساہوکار کے مکان کے آگے جاکر وہ لکڑ ناپنے لگا۔ ساہوکار نے کہا آپ یہ جگہ کیوں ناپ رہے ہیں؟

بیربل نے کہا کہ اکبر بادشاہ نے یہاں سے سیدھی نہر نکالنے کا حکم دیا ہے۔ ساہوکار نے ہاتھ جوڑ کر کہا مہاراج میرا مکان برباد ہو جائیگا۔ بیربل بولا میں کیا کر سکتا ہوں مہاراج کا حکم ہے۔ ساہوکار نے بیربل کو ۵۰۰۰ روپے دیئے اور نہر یہاں سے نہ نکالنے دی۔ اسی طرح وہ ایک آدمی سے اور ۵۰۰۰ روپئے لے گیا اور اکبر بادشاہ کے دربار کی طرف چلنے لگا۔ جب درباریوں نے دیکھا کہ بیربل۔ نوکر اور سپاہی لکڑ واپس لئے آ رہے ہیں تو اکبر کی بیتی دیکھ کر بہت خوش ہوئی کہنے لگی مہاراج دیکھ بیربل بھی لکڑے کر واپس لوٹ رہا ہے۔

بیربل نے دربار میں آتے ہی اکبر بادشاہ کو ۱۰۰۰۰ روپے دے کر کہا یہ لکڑ کا بیانہ ہے۔ پیسے پیچھے آ رہے ہیں۔ دیکھا شری پتی جی بیربل کا رتبہ۔

پتی کو بھول گیا

اکبر بادشاہ ایک دن بیربل کو ہنسی میں کہنے لگے بھائی میری پتنی بہت خوبصورت ہے۔ کیا یہ ٹھیک ہے۔ میرا بھی یہی خیال تھا لیکن جب تمہاری بیگم کو دیکھا ہے میں نے اُس کو بھی بھلا دیا ہے۔ بادشاہ سن کر چپ کر گیا۔

اندھوں کی قسم

ایک بار اکبر بادشاہ نے بیربل سے پوچھا کہ اندھے کتنے قسم کے ہوتے ہیں تو بیربل نے ایکدم کہا کہ دو قسم کے تو بادشاہ نے کہا وہ کیسے بیربل نے جواب دیا ایک قدرتی اندھے اور دوسرے آنکھوں والے اندھے۔ جو ہوتے کام کو پوچھے کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟

شراب کا اصلی نشہ

ایک بار اکبر بادشاہ ہاتھی پر بیٹھا کہیں جا رہا تھا۔ راستہ میں ایک شرابی ہاتھی دیکھ کر کہنے لگا کیا ہاتھی بیچنا ہے۔ بادشاہ کو بڑا غصہ آیا لیکن اس وقت چپ کر رہا۔ دوسرے دن سپاہی کو بھیج کر اس آدمی کو پکڑ کر منگوایا اور پوچھا کیا بھائی ہاتھی خریدنا ہے وہ آدمی ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا مہاراج ہاتھی خریدنے والے سوداگر لد گئے ہیں میں تو صرف دیال ہوں۔ بادشاہ جواب سن کر بڑا ہی خوش ہوا اور کہنے لگا شراب جب میرا نشہ اترا تو لوگوں نے میری غلطی بتائی تو میں گھبرایا ہوا بیربل کے گھر گیا اور ان کے پیر پکڑ لئے انہوں نے پھر مجھ پہ کرپا کر کے مجھے یہ بات سکھائی بادشاہ اور درباری بہت خوش ہوئے دونوں کو انعام دیا۔

ہر وقت کون چلتا ہے

ایک دن بادشاہ نے اپنے درباریوں سے پوچھا کہ ہر وقت کون چلتا ہے کسی نے کہا سورج کسی نے کہا زمین کسی نے چاند کا نام لیا بادشاہ نے بیربل سے پوچھا تو اس نے کہا حضور بیاج (سود) ہر وقت چلتا ہے اس کو کبھی تھکاوٹ نہیں ہوتی۔ دن دوگنی رات چوگنی کرتا ہے۔

گھٹانے کا انوکھا طریقہ

ایک بار اکبر نے بیربل سے پوچھا کہ بارہ میں سے چار نکال دیئے جائیں باقی کیا بچا؟ بیربل نے کہا خاک (کچھ بھی نہیں) اکبر نے پوچھا کہ یہ کیسے؟ بیربل — جناب سال میں بارہ ماہ ہوتے ہیں ان میں سے چار مہینے برسات کے نکال دیں تو خاک بچا۔ بادشاہ یہ سن کر ہنس پڑا۔

بیربل فرانس میں

بیربل کو جب فرانس کے بادشاہ نے بلا کر بھیجا تو وہ سفر کرتا ہوا آٹھ دس دنوں میں فرانس پہنچا۔ بادشاہ نے اس کو اپنے بڑے محل میں ٹھہرایا بہت عزت کی۔ دوسرے دن جب بیربل ٹٹی کرنے گیا تو اس نے دیکھا کہ اکبر بادشاہ کی تصویر ٹٹی میں لگی ہوئی ہے فرانس کے بادشاہ نے یہ جان بوجھ کر کیا ہے کہ بیربل پر اس کا اثر کیا ہوتا ہے۔

بادشاہ کے دربار میں پیش ہوا اور باتیں ہونے لگیں فرانس کے سب درباری امیر وزیر حاضر تھے باتوں میں بیربل سے کہنے لگا جہاں پناہ آپ کو قبض رہتی ہے بادشاہ نے کہا ہاں لیکن میں تو یہ سمجھا تھا بیربل نے کہا کیا تم نے اس کے اکبر بادشاہ کی تصویر ٹٹی میں لگائی ہوئی ہے کیا تم کو قبض ہے جب ٹٹی جاتے ہو اکبر بادشاہ کی تصویر دیکھتے ڈر کے مارے ٹٹی نکل جاتی ہے فرانس کا بادشاہ بہت شرمندہ ہوا۔

ایک دن اکبر بیربل کو کہنے لگا تم اپنی بیٹی کا ہاتھ دن میں کتنی بار پکڑتے ہو اس کے ہاتھ میں کتنی چوڑیاں ہیں۔ بیربل بہت پریشان ہوا اس نے چوڑیاں کبھی نہیں گنی تھیں۔ کچھ دیر سوچ کر بولا جناب میں تو دن میں ایک دو بار ہاتھ پکڑتا ہوں لیکن آپ تو اپنی داڑھی پر کتنی بار ہاتھ پھیرتے ہو۔ بتاؤ اس کے کتنے بال ہیں۔ یہ سن کر اکبر چپ ہو گیا۔

آسمان پر جا رہا ہوں!

ایک دفعہ اکبر نے بیربل کو مایوس ہو کر دیس نکالا دے دیا۔ بیربل گھر چلا آیا اور کہیں چھپا رہا۔ دوسرے دن جب بادشاہ کی سواری

بازار سے گذری تو کیا دیکھتا ہے کہ بہت بڑی سیڑھی لگی ہوئی ہے اور ایک آدمی اُس پر چڑھ رہا ہے بادشاہ بڑا حیران ہوا کہ سیدھی سیڑھی پر کون چڑھ رہا ہے۔ اُس نے اپنے سپاہی بھیجے کہ اُس آدمی کو نیچے اتار دو۔ جب آدمی نیچے اترا تو یہ تھا بیربل بادشاہ نے پوچھا تو یہاں کیا کر رہا۔

بیربل نے جواب دیا جناب زمین پر تمہارا راج ہے اس لئے میں آسمان پر جا رہا تھا۔ اکبر نے یہ سن کر بیربل کو معاف کر دیا۔

دو مطلبی باتیں

ایک دفعہ اکبر اور بیربل محل کی چھت پر جا رہے تھے۔ بیربل سے کوئی غلطی ہو گئی۔ اکبر اس سے ناراض ہو گیا۔ اور کہنے لگا کہ اگر تو مجھے چھت کے اوپر سے نیچے تک ہنسا دے تو اچھا ہے نہیں تو تجھے موت کی سزا دی جائے گی۔ بیربل نے بہت جتن کئے لیکن بادشاہ نہ ہنسا۔ یہاں تک کہ نیچے کرتے ایک ہی سیڑھی رہ گئی۔ بیربل کھیج کر بولا نہیں ہنستے تو نہ سہی۔ تو آگے ہو کے مروا دو۔ بیربل کی یہ دو مطلبی باتیں سن کر بادشاہ ہنس پڑا۔

جھوٹ سچ کا فرق

ایک بار اکبر نے پوچھا بتاؤ جھوٹ اور سچ میں کیا فرق ہے۔ بیربل کہنے لگا جناب جتنا آنکھ اور کان میں۔ وہ کیسے؟ اکبر نے پوچھا جناب آنکھوں دیکھی بات سچی اور کانوں سنی بات جھوٹی جو بات آنکھوں سے دیکھی جائے وہ سچ ہوتی ہے اور سنی سنائی بات جھوٹی۔

پھانسی دے دو

ایک دن ایک بوڑھا برہمن کسی جرم میں پکڑا گیا۔ بادشاہ نے اُسے پھانسی کا حکم دیا۔ اِدھر سے بیربل بھی آ نکلا۔ بادشاہ نے فوراً کہا دیکھو بیربل یہ کہ بیربل تجھے کوئی سفارش نہیں کرنی جی۔ تو کہے گا میں اُس کے اُلٹ کر دُونگا۔ بیربل جھٹ سے بولا۔ جناب اس بے وقوف کو آپ ضرور پھانسی دو۔ ہے ہی اسی قابل یہ سن کر بادشاہ نے ماتھے پر ہاتھ مارا اور بوڑھے کو چھوڑ دیا کیونکہ بادشاہ کو بیربل کے برعکس بات کرنی تھی۔

ایک بار اکبر نے سوچا بیربل ہمیشہ ہی مجھے نیچا کر دیتا ہے سو آج کوئی ایسی بات کہے جس کا اس کے پاس کوئی بھی جواب نہ ہو اتنے میں بیربل حاضر ہوا۔ بادشاہ کہنے لگا بھائی بیربل مجھے رات ایک خواب دیکھا کہ تو اور میں اکٹھے بیٹھے کہیں سیر کو جا رہے تھے کہ آنکھ کھل گئی۔ ساتھ ہی دو حوض تھے ایک گندگی کا اور دوسرا شہد کا۔ میں شہد کے حوض میں گر گیا اور تو گندگی کے حوض میں۔ یہ سن کر سبھی درباری بیربل کو دیکھتے ہوئے ہنسنے لگے۔ بیربل بڑا سمجھدار تھا کہنے لگا جناب بالکل ٹھیک ہے مجھے بھی ایسا خواب نظر آیا تھا پس جب ہم باہر آئے تو آپ نے چاٹنا شروع کر دیا اور میں نے آپ کو یہ سن کر اکبر لاجواب ہو گیا۔

پیچا

ایک گاؤں کا درزی کپڑے لے کر بھاگ گیا۔ لوگ دکان کے آگے اکٹھے ہو گئے۔ کوئی کہہ رہا تھا میرا سوٹ لے گیا کوئی کہہ رہا تھا میری شیروانی لے گیا۔ ایک آدمی زور زور سے رو رہا تھا گاؤں کے لوگوں نے کہا تمہارا

کیا رے گیا۔ اُس نے کہا میرا تو میچ ہارے گیلے

مجھے لٹواؤگے!

ایک لنگڑا۔ ایک اندھا۔ ایک بہرہ اور ایک ننگا چاروں اندھیرے سے جنگل میں جا رہے تھے۔ بہرہ بولا کھڑکا ہو رہا ہے کہیں چور آ رہے ہیں۔ اندھا بولا دکھائی تو مجھے بھی دے رہا ہے۔ لنگڑا بولا چلو دوڑ چلیں۔ ننگا بولا جو کرنا ہے جلدی کر لو۔ تمہارا کچھ نہیں جائے گا اور میں لوٹا جاؤں گا۔

میری باری ہے!

نیتاجی بھاشن دے رہے تھے۔ لوگ اکھڑ اکھڑ کر جا رہے تھے آخر میں ایک آدمی رہ گیا۔ نیتاجی نے کہا بھائی صاحب آپ ہی ایک عقلمند اور سمجھدار آدمی رہ گئے ہیں۔ جو میری بات دھیان سے سن رہے ہیں۔ آپ کی بات کون سنتا ہے بات یہ ہے کہ آپ کے بعد میری بھاشن دینے کی باری ہے۔ میں تو اس لیے بیٹھا ہوں آدمی نے کہا

لکیر چھوٹی

ایک بار اکبر نے اپنے دربار میں لکیر کھینچ دی اور کہا اس کو مٹائے بنا جو کوئی چھوٹی کر دے گا اُس کو انعام دیا جائے گا۔ سب امیر وزیر سوچنے لگے لیکن کسی کی سمجھ میں نہ آیا۔ تب بادشاہ نے بیربل سے کہا

کھائی نوکر کے دکھا۔ بیربل نے جھٹ اٹھ کر اس کے ساتھ ایک اور لکیر کھینچ دی اور کہنے لگا دیکھو جناب اب یہ لکیر چھوٹی ہو گئی ہے۔ بادشاہ بڑا خوش ہوا۔

مجھے ہنسا دے

ایک دن بادشاہ بیربل کو کہنے لگا اگر تو مجھے ہنسا دے تو تجھے بہت سا انعام دیا جائے گا۔ بیربل نے ہنسانے کی بڑی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوا بادشاہ نے بھی نہ ہنسنے کا پکا ارادہ کر لیا تھا جب بیربل نے دیکھا کہ بادشاہ نہیں ہنستا تو وہ کان کے نزدیک منہ رکھ کر بولا کہ جب بھی نہ ہنسا تو میں تمہارا کان گدگداؤں گا۔ بیربل کی بھولی جیسی باتیں سن کر بادشاہ ہنس پڑے۔

دیئے تلے اندھیرا

بادشاہ اور بیربل محل کے اوپر بیٹھے ہوئے ڈوبتے ہوئے سورج کی طرف دیکھ رہے تھے۔ چاند نکلنے لگا تھا۔ پورب کی طرف اندھکار کو چیرتا ہوا ایک لال رنگ کا نشان ظاہر ہوا۔ نکلتے ہوئے سورج کی کرنیں جس وقت جمنا کے پانی میں پڑتیں اور ہوا کی حرکت سے جھلمل کرتی ہوئی شوبھا کو بادشاہ روزانہ دیکھتے۔ یوں تو ہر روز ایک دن بادشاہ روز کی طرح بادشاہ بیربل کے ساتھ نظارہ کا آنند

لے رہے تھے کہ کسی چلاہٹ سے اُس کی جاگتا بھنگ ہو گئی۔ نیچے جہاں سے آوازآئی تھی دیکھتے ہیں کہ ایک مسافر کا مال واسباب چور لوٹ کرلے جا رہے ہیں بادشاہ کو اوپر دیکھ کر مسافر بولا۔ ان داتا آپ کے دیکھتے ہوئے دن دہاڑے میرا مال لوٹ کرلے جا رہے ہیں میری مدد کرو۔ بادشاہ کو اُس غریب پر بہت دیا آئی اور چوروں کو پکڑنے کے لئے آدمی گئے۔ لیکن وہ تو لوٹ مار کر کے بھاگ گئے تھے۔ سپاہی نا اُمید ہو کر خالی ہاتھ واپس آئے۔ بادشاہ کو بڑا تعجب ہوا کہ محلوں کے ساتھ چوری ہو جائے اور پتہ نہ چلے۔ وہ سب بدانتظام کا کارن ہے۔ یہ سوچ کر بادشاہ ساتھ ہی بیٹھے بیربل کو کہنے لگا یہ سب بدانتظامی کے ساتھ ہوتا ہے۔ کیا یہ آپ کے لئے شرم کی بات نہیں؟ اگر آپ کے سامنے ایسی رہزنی ہو سکتی ہے تو دوسری جگہوں کا کہنا کیا باہر ضرور جنتا بھی کشٹ پا رہی ہو گی۔ بادشاہ کچھ دیر سوچ میں رہا۔ پھر بیربل کو کہا۔ میری بات کا جواب نہیں دیا تو بیربل نے بڑی مایوسی سے کہا۔ جہاں پناہ دیئے تلے اندھیرا ہوتا ہے۔ اور جگہ تو اُس کی روشنی ہوتی ہے پردے کے پیچھے اندھیرا ہوتا ہے اس کو ہم تم دور نہیں کر سکتے۔

بیربل کی یہ بات سن کر بادشاہ بڑا خوش ہوا۔ اُس وقت اس مسافر کو دھن وغیرہ دے کر وداع کیا۔ مسافر بادشاہ دعفیہ دا کرتا ہوا گھر چلا گیا

سیانا اور مورکھ

بادشاہ نے ایک بار بیربل سے پوچھا کہ سنسار میں چالاک

اور مورکھ کی کیا پہچان ہے۔ بیربل نے جواب دیا کہ موقع پر جس کی عقل کام آئے اور یکایک جواب دے وہ ہی سیانا جو وقت پر جواب نہ دے سکے وہ مورکھ۔

کالی ہی نیامت ہے

بادشاہ تے بیربل سیر کرنے کے لئے نکلے۔ شہر کے باہر جب ایک گاؤں میں پہنچے تو راستے میں بادشاہ نے دیکھا کہ بھوبی کا کتا روٹی کے ٹکڑے کو جو کئی دنوں کا ہو جانے کے کارن کالا ہو گیا ہے اور سوکھ گیا ہے۔ کھا رہا ہے۔ بادشاہ نے مخول کرنا چاہا۔ اُس نے کہا بیربل دیکھو کتا کالی کو کھا رہا ہے۔ اچھا تو دبا کے بیربل جواب سن کر شرمندہ تو ہوا لیکن جھٹ بولا کہ بیربل تو سوچ کر نہیں بولتا کہ تجھے پتہ نہیں کہ میری ماتا کا نام نیامت تھا جس کو تو کتے کو کھلا رہا ہے۔ بیربل نے نمرتا سے کہا جہاں پناہ آپ بھی تو میری ماں کو کتے کو کھوا رہے ہیں مجھے کبھی تو یہ معلوم تھا کہ میری ماں کا نام کالی ہے۔ پھر آپ نے یہ بات کیوں کہی جس سبب مجھے یہ بات کہنی پڑی۔

بادشاہ نے اپنی بات کو اوپر رکھنا چاہا تو بیربل کی بات ٹوک کر کہا۔ میں نے تیری ماں کو نہیں روٹی کو کالی کہا ہے۔ تو بیربل نے کہا میں نے کیا کہا۔ یہ میں مانتا ہوں کہ روٹی خراب تے سوکھی کالی تھی لیکن اس وقت اُس کے لئے نیامت (بہت اچھی) تھی۔ میں نے آپ کی ماں

یا بحث کوئی بات نہیں تھی۔

بادشاہ کو اس جواب سے تسلی ہوئی اور اپنی ہار مان کر چپ ہو گئے۔

چور پکڑنے کی نئی چال

ایک بار دلی کے ایک بیوپاری کا دھن چوری ہو گیا۔ دیا پاری نے اس کی رپورٹ تھانے میں کر دی۔ افسروں نے پتہ کرنا شروع کیا۔ چور نہ پکڑا گیا۔ جس دیا پاری کی چوروں نے چوری کی تھی۔ گھر سارا قیمتی مال لے گئے تھے۔ اس لئے وہ بہت گھبرایا انہوں نے پتہ کرنا شروع کیا کیونکہ اس کا دیوالہ نکلنے والا تھا۔ اتنے دیر کو دیکھتے دیکھتے یہ دیشا ہونے لگی جس کی سن کر بڑے چیالوار ہے بادشاہ نے آپ اس چوری کا پتہ کرنے کی کوشش کی۔ اس نے بیربل کو ساری بات بتائی اور چور پکڑ کر مال برآمد کرنے کا حکم دیا۔ بیربل نے بادشاہ کا حکم سن کر اس دیا پاری کو بلوایا اور اس سے پوچھا آپ کس پر شک کرتے ہو۔

آپ کو جس پر شک ہے بتاؤ۔ گھبراؤ نہیں آپ کا سارا مال مل جائے گا۔ دیا پاری کو بیربل کی باتوں پر کچھ تسلی ہوئی۔

بادشاہ بھی پاس تھا وہ ساری باتیں سنتے جاتے تھے۔

دیا پاری نے جواب دیا حضور میرا یہ خیال ہے کہ نوکروں نے ہی یہ کام مل کر کیا ہے۔ کیونکہ باہر دوسروں کو اتنا پتہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن یہ بھی سایکٹ ہے کہ میں کسی کا نام لینے سے مجبور ہوں۔

بیربل نے سپاہی بھیج کر دیا پاری کے سبھی نوکروں کو بلوایا۔ جب سب ہی نوکر آ گئے تو پاس پڑی ساری لکڑیوں کو ہاتھ

لیں۔ پکڑ کر سارے نوکروں کو مخاطب ہو کر کہا آج وہ لکڑی اپنے پاس رکھو۔ کل صبح لاکر مجھے دکھانا۔ پہلے لکڑی کو منہ کے پاس لگا کر کچھ منتر پڑھنے کا طریقہ بتا کر بیربل نے سارے نوکروں کو بانٹ دی پھر کہا جو اصلی چور ہو گا یا جس کی مدد سے چوری ہوئی ہو گی اس کی لکڑی آدھی انچ بڑھ جائے گی۔

بیربل کے حکم کے ساتھ سپاہیوں نے نوکروں کو اندر کر دیا میں رکھا تو اس کی دیکھ بھال کے لیے چپراسی لگا دیے ان ہی نوکروں میں سے جو اصلی چور تھا اس نے دل میں سوچا کہ اگر لکڑی پیچھے سے بڑھ جائے گی تو کیوں نہ آدھ انچ اس کو کاٹ دیا جائے تاکہ بڑھ کر لمبی ہو جائے۔ اس طرح میری لکڑی بھی سبھی جیسی رہے گی۔ اس طرح بیربل مجھے پکڑ نہ سکے گا۔ یہ سوچ کر اس نے اپنی لکڑی کو آدھ انچ کم کر دیا۔

وہ تو بیربل کی چال تھی لکڑی کیسے بڑھ سکتی تھی۔

دوسرے دن بادشاہ اور بیربل اسی جگہ پر آئے جہاں نوکر رکھے گئے تھے اس کے ساتھ دیا یا ربھا آیا تھا۔

بیربل نے سبھی کی لکڑیوں کو دیکھ جب اصلی چور کی لکڑی دیکھی تو وہ پہلے سے آدھا انچ چھوٹی نکلی۔ بیربل سمجھ گیا کہ ضرور اسی نے چوری کی ہے۔

بیربل نے اس کو لالچ دینے کا اقرار کر کے سبھی کچھ پوچھ لیا۔ جب چور نے مال کی جگہ بتانے کی ہیرا پھیری کی تو اس نے نوکر کو پیٹنے کے لئے کہا۔

پوچھا ہے۔ بادشاہ اپنی ہی بات پر تاتر ہو کر شرمندہ ہو کر دونوں سر نیچے کر لیا۔

خوش ہے یا نہیں

جاتے جاتے ایک بار راستے میں بیربل کا جوتہ ٹوٹ گیا۔ اس نے ایک موچی کو کہا۔ میرا جوتہ ٹھیک کر دے۔ میں تجھے خوش کر دوں گا موچی نے جوتہ ٹھیک کر دیا تو بیربل نے اُسے سونے کی مہریں دیں۔ موچی نے کہا۔ میں نہیں آپ نے مجھے خوش کرنے کا وچن دیا ہے مجھے خوش کرنا ہی ہوگا۔ بیربل نے کہا ۱۰۰ مہریں لے۔ جاگیر دیدے لیکن موچی ایک ہی رٹ لگائی جائے کہ میں نہیں خوش آپ مجھے خوش کریں۔

آخر تنگ آکر بیربل نے اپنی جیب میں سے ایک گڑ کی ڈلی نکال کر موچی کے ہاتھ میں دی اور کہا۔ اگر بادشاہ کے گھر لڑکا پیدا ہو تو پھر تو خوش ہے یا نہیں اب موچی کو خاموش ہونا پڑا۔ اگر کہے کہ میں خوش نہیں تو بادشاہ اُسے پھانسی پر لٹکا دیتا۔ اگر کہے کہ میں خوش ہوں تو ہاتھ میں کچھ نہیں آتا۔ آخر اس نے بے بس ہو کر کہا کہ میں خوش ہوں۔

میں نے کچھ نہیں پڑھا

ایک دن بیربل خط لکھ رہا تھا کہ اُدھر سے کہیں اکبر بادشاہ آ گئے۔ پیچھے کھڑے ہو کر خط کو پڑھنے لگے۔ بیربل نے دیکھا کہ بادشاہ پیچھے ہے اتنی بات لکھ کر پتر کو لکھنا چھوڑ دیا کہ مورکھ پتر کو پڑھ رہا ہے۔ اس لئے باقی باتیں اگلے پتر میں لکھوں گا۔ اکبر نے جھٹ ہی کہا۔ لکھو لکھو میں نے تو کچھ نہیں پڑھا۔

مہمان آئے یا مہمان گئے

ایک دن بادشاہ نے بیربل کو کہا دلی میں کتنی چڑیاں ہیں۔ بیربل نے فوراً جواب دیا۔ تین ہزار دو سو۔ اکبر نے پوچھا تمہیں کیسے معلوم ہے۔ بیربل نے جواب دیا جہاں پناہ آپ گنتی کرا سکتے ہیں اگر تعداد کچھ کم ہو جائے تو سمجھو کچھ چڑیاں اپنے رشتہ داروں سے ملنے کو گئی ہیں۔ اگر تعداد بڑھ جائے تو سمجھو کچھ چڑیاں اُن کے اپنے رشتہ داروں کو ملنے آئی ہیں۔

بینگن کے بیگن

—— × ——

ایک دن بادشاہ نے بینگن کی سبزی کی بہت تعریف کی اور بیربل نے کہا ٹھیک ہے۔ مہاراج دیکھو تو بھگوان نے اس کے سر کے اوپر تاج رکھا ہے۔ بھگوان کوئی مورکھ تھوڑے ہی ہے۔ بادشاہ نے کہا لیکن اس کو کھانے سے (بادی) ہو جاتی ہے۔ بیربل نے فوراً جواب دیا۔ جی ہاں یہ بھی کوئی سبزی ہے۔ تبھی تو اس کا

بیگن ہے یعنی بیاگن کے۔ راجہ نے کہا ابھی تو تم اس کی تعریف کر رہے
تھے۔ میں نے تنخواہ آپ سے لینی ہے بیگن جی سے نہیں بیربل نے کہا۔

راون کون؟

ایک دن بادشاہ نے رامائن کی بہت تعریف سنی اور بیربل کو کہا
ایک ایسی رامائن لکھو جس کا ہیرو میں ہوں۔ دو ماہ کا وقت دے
کر بیربل نے اکبر کی رامائن لکھنی منظور کر لی۔ دو مہینے کے بعد
بیربل حاضر ہو گئے۔ ساتھ میں ایک مزدور تھا جس کے سر پر
اور بورا کاغذوں کا۔ اکبر نے کہا یہ کیا ہے؟ بیربل نے کہا
مہاراج غلطی کی معافی۔ رامائن پوری ہو چکی ہے لیکن یہ بتاؤ رام
کی پتنی کو راون چھل کر لے گیا تھا۔ آپ کی پتنی کو کون چھل کر
اور کتنے دن رکھے۔ یہ سن کر راجہ نے کہا نہ جاؤ اس رامائن
کو مجھے نہیں چاہیئے۔

تیسرے تم اور چوتھے ہم

ایک دن اکبر بادشاہ نے بیربل سے کہا پاگل ڈھونڈھ کر لاؤ۔
بیربل پاگل ڈھونڈھنے کے لئے چل پڑا۔ ایک آدمی شہر میں لڈو
بانٹ رہا تھا۔ بیربل نے کہا تم لڈو کیوں بانٹ رہے ہو؟ آدمی نے
کہا میری عورت پچھلے سال کسی غیر آدمی کے ساتھ بھاگ گئی تھی۔
اس کے گھر لڑکا پیدا ہوا ہے اس لیے میں لڈو بانٹ رہا ہوں۔
بیربل نے کہا ہلا ایک مورکھ۔ آگے ایک آدمی گدھے کے اوپر بیٹھا ہوا
تھا اور سر پر گھاس کی بوری رکھی ہوئی تھی۔ بیربل نے کہا

بھائی صاحب آپ گھاس کی بوری کو گدھے کے اوپر رکھ کر آپ اوپر کیوں نہیں بیٹھ جاتے اُس آدمی نے کہا میرا گدھا کمزور ہے اور بہت بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔ بیربل نے کہا تم بھی آجاؤ۔ دونوں مورکھوں کو لے کر بیربل پہنچ گیا۔ دربار نے بادشاہ نے پوری بات سن کر کہا کہ باقی کے دو مورکھ کہاں ہیں؟ بیربل بولا مہاراج تیسرے مورکھ آپ ہیں جو مورکھوں کی تلاش کر رہے ہیں اور چوتھا مورکھ میں ہوں جو آپ کے کہنے پر مورکھ ڈھونڈنے چل پڑا ہوں۔

جوتہ ڈھونڈتے

ایک انگریز کی جاٹ سے دوستی ہوگئی۔ جاٹ انگریز کے گھر گیا تو انگریز نے اپنے نوکر سے کہا سیمول جاؤ بسکٹ اور انڈے لے کر پندرہ منٹ میں واپس آؤ۔ پانچ منٹ بعد اُس نے کہا میرا نوکر دوکان پر پہنچ گیا۔ پانچ منٹ بعد بولا اب چیزیں خرید لیں پھر پانچ منٹ بعد بولا۔ تو سیمول آگیا سودا لے کے۔ جاٹ بہت حیران ہوا وقت کی پابندی دیکھ کر۔ پنجاب آکر اس نے بھی اپنے نوکر کو گھڑی لے دی۔ اور کہا وقت کا پابند رہنا۔

بھگوان کی کرنی اچانک وہ انگریز پنجاب آگیا۔ اور دوست کو ملنے آیا جاٹ نے نوکر سے کہا او گھسیٹیا۔ جا سٹھیاں اور سویاں لے کر پندرہ منٹ میں واپس آؤ۔ جاٹ نے کہا لو نوکر پہنچ گیا دکان پر۔ پانچ منٹ بعد بولا لے لیا سودا۔ پندرہ منٹوں کے بعد بولا تو آگیا سودا لیکے

آواز دی او گھسیٹیا۔ گھسیٹا بولا ہاں جی۔ جناب نے کہا لے آیا سودا؟
ابھی تو میں اپنا جوتا دیکھ رہا ہوں کیسا لیا ہے؟

باپو کا غصہ

ایک عقلمند ڈاکٹر نے گولیاں تیار کیں۔ ایک گولی کھانے سے ایک آدمی کی عمر ۲۵ سال کم ہو جاتی تھی۔ راجو نے بھی چار پانچ گولیاں گھر میں رکھ لیں کہ بڑھاپے میں کام آجائیں گی۔ ایک دن کام سے جب واپس گھر آیا تو ایک سندر لڑکی گود میں بچہ لئے گھر میں بیٹھی تھی۔ اس نے کہا آ بیٹا راجو روٹی کھا لے۔ راجو حیران ہو گیا کہ یہ لڑکی کون ہے؟ جب مجھے بیٹا کہہ رہی ہے۔ راجو نے کہا معاف کرنا میں نے آپ کو پہچانا نہیں۔ لڑکی نے کہا بیٹا میں تمہاری ماں ہوں جو گولیاں تم لائے تھے اس میں ایک گولی میں نے کھائی ہے۔ اور میری عمر بیس سال کم ہو گئی ہے۔ راجو نے کہا یہ تو ٹھیک ہے لیکن یہ بچہ کون ہے؟ بیٹا یہ تمہارے پتا جی ہیں انہوں نے غصہ میں دو کھائی ہیں۔

گولی مارو چرچل کو

پردھان منتری چرچل نے ریڈیو پر ایک بار ایک بھاشن دینا تھا راستے میں بس خراب ہو گئی۔ بہت دقت سے ایک ٹیکسی ملی لیکن ٹیکسی والے نے کہا صاحب میں تو نہیں جانا۔ میں نے پردھان منتری

کا بھاشن سنتا ہے۔ چرچل من میں تو بہت خوش ہوا۔ لیکن اُسے جانے کی جلدی تھی۔ اُس نے کہا میں آپ کو ۵ پونڈ کا انعام دوں گا۔ ٹیکسی والا بہت خوش ہوا اور بولا بیٹھیے صاحب بیٹھیے۔ گولی مارو چرچل کو۔

بیربل کے لڑکا ہونا

ایک بار اکبر نے بیربل کو کہا کہ تم مجھے سانڈ کا دودھ لا کر دو۔ دوسرے دن اکبر بیربل کے گھر گیا اور پوچھا کہ بیربل کہاں ہے۔ اُس کی بیٹی نے کہا کہ اُس کے کل لڑکا ہوا ہے۔ بادشاہ حیران ہو گئے اور ہنسنے لگے کہ کبھی آدمیوں کے بھی لڑکے ہوتے ہیں عورتوں کے تو ہوتے ہیں۔ بیربل کی بیٹی نے فوراً جواب دیا۔ کبھی سانڈ کا بھی دودھ ہوتا ہے۔ گائیوں کا ہوتا ہے۔ بادشاہ اپنی بات پر بہت شرمندہ ہوا۔

پنچھیوں کی بولی

ایک بار بادشاہ اکبر نے بیربل کو کہا کہ بیربل جاؤ سنسار کی بولیاں سیکھ کر آؤ۔ بیربل ایک سال کی چھٹیاں لے کر بولی سیکھنے چل پڑا۔ سال بعد جب واپس آیا تو ہندی۔ پنجابی۔ اردو۔ بنگالی۔ ملیالی۔ آسامی۔ تیلگو۔ اڑیسہ۔ انگریزی۔ کنڑ وغیرہ سب ہی بولیاں بادشاہ کو سنا دیں۔ بادشاہ بہت خوش ہوا لیکن اس نے سوچا کہ یہ تو میری ہار ہے۔

اُس نے کہا یہ تو ٹھیک ہے لیکن بیربل مجھے ان پرندوں کی بولی سُنا۔ بیربل نے کچھ سوچا اور باہر جا کر ایک پیپہ اُٹھا لایا اور پیپے میں کنکر ڈال کر زور زور سے ہلاتا دربار میں آگیا۔ راجہ نے کہا او بیربل یہ کیا ہے؟ بیربل نے کہا حضور یہ اُن پرندوں کی بولی ہے۔ یہ کیسے بادشاہ نے پوچھا حضور جس کو نہ آپ سمجھو اور نہ میں بس شور ہی شور۔ بادشاہ بہت خوش ہوا۔

پتا —— بیٹا تم میرا نام ایک دن ضرور روشن کروگے۔

بیٹا —— پتا جی وہ تو میں اب بھی روشن کر سکتا ہوں۔

پتا —— وہ کیسے؟

بیٹا —— آپ کی نیم پلیٹ کے آگے بلب لگا کر۔

✱ ✱ ✱

ایک بار جالندھر بس اسٹینڈ پر ایک بس کھڑی تھی۔ اور بس بہت بھری ہوئی تھی۔ ایک بزرگ ماتا نے کنڈکٹر کو کہا۔ بیٹا یہ بس کہاں پر جاتی ہے۔ کنڈکٹر نے کہا ماتا جی اس بس میں جگہ نہیں ہے۔ ماتا اتنی بات سنکر آگے کو چل پڑی اور ڈرائیور والی سیٹ پر بیٹھ گئی۔ جب گاڑی چلانے کے لئے ڈرائیور آیا تو اس نے ماتا کو کہا ماتا جی آپ پیچھے چلی جائیے۔ نہیں میں نہیں جاؤں گی یہ سیٹ پہلے میں نے روکی ہے۔ ڈرائیور نے کہا ماتا جی سواریوں کو دیر

ہو رہا ہے۔ اور میں نے گاڑی چلانی ہے۔ تا لمنے کہا تب مجھے جا کر چلا لے۔ سبھی سواریاں ہنسنے لگیں۔

ایک بار ایک آدمی نے ٹرین میں بستر لگایا اور پردیسی کو بمبئی آنے پر اُٹھانے کے لیے کہہ کر سو گیا۔ جب بمبئی آئی تو پردیسی نے اُس کے پیٹ پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔ اٹھو بھائی یہ بمبئی ہے۔ یہ سن کر وہ آدمی بولا۔ نہیں بھائی یہ تو میرا پیٹ ہے۔

چڑی آئی تے پھُر

ایک بار راجہ کو نہ جانے کیا سوجھی کہ اُس نے منادی کروائی کہ مجھے کوئی ایسی کہانی سناؤ کہ جو کبھی ختم نہ ہو۔ لیکن جو بھی کہانی سنانے والے آتے آخر میں ختم ہی پڑتی تھی۔ جس کی کہانی ختم ہو جاتی اُس کو پھانسی پر لٹکا دیتا۔ کئی آدمی آئے کسی کی کہانی ایک دن تک کسی کی دو دن اور کسی کی چار دن میں ختم ہو جاتی۔ راجہ نے سب کو پھانسی پر لٹکا دیئے۔ بیربل کو اس ناانصافی پر بہت غصہ آیا۔ وہ کہنے لگا مہاراج آپ کو کہانی سناتا ہوں۔ راجہ نے کہا سنا۔ بیربل نے کہانی شروع کی۔

کہ ایک تھا راجہ ایک بار اُس کے راج میں بہت اناج پیدا ہوا۔ بہت ساری گندم سنبھالنے کی جگہ نہ ملی چنانچہ ایک گودام بنا کر سب طرف سے بند کر دیا۔ تاکہ کہ ہوا پانی سے خراب نہ ہو سکے۔ اکبر نے کہا ہے

یوں بیربل نے آگے بڑھائی کہانی۔ لیکن بھگوان کی اچھا گودام میں کہیں ایک چھید رہ گیا۔ اُس میں ایک چڑیا آئی اور ایک دانہ لے کر اُڑ گئی۔ اکبر نے کہا پھر کیا ہوا۔ بیربل نے کہا چڑیا آئی دانہ لے کر پھُر۔ پھر آئی دانہ لے کر پھُر۔ پھر آئی دانہ لے کر پھُر۔ اکبر نے کہا کیا پھُر پھُر لگا رکھا ہے آگے کہانی سناؤ۔ بیربل نے کہا مہاراج ابھی تو بہت دانے بچے ہیں۔ وہاں تو لاکھوں من دانہ ہے۔ دانہ ختم ہوگا تب ہی تو کہانی آگے سناؤں گا۔ اکبر نے ہاتھ جوڑے اور کہا معاف کرو۔ کہا میں نہیں سننا آگے سے کسی کی بھی کہانی۔ کیا پھُر پھُر لگا رکھی ہے۔

گردن ٹیڑھی کیوں؟

ایک وقت بادشاہ نے بیربل سے خوش ہو کر انہیں ہاتھی دینے کا وچن دیا۔ دینے کو تو بادشاہ نے کہہ دیا لیکن اُس کی من کی اچھا دینے کی مرضی نہ تھی۔ اس بات کو بادشاہ بھول گئے۔ ایک دو دفعہ تو بیربل نے مذاق مذاق میں انہیں اپنے وچن کی یاد دلائی لیکن وہاں تو معاملہ کچھ اور ہی تھا۔ بیربل کی بات کو ہنس کر کاٹ کر دوسری طرف بات چیت چھیڑ دیتے۔ بیربل بھی مورکھ نہ تھے وہ بھی موقع دیکھ رہے تھے۔ ایک دن بادشاہ کو اچانک ہی یہ سوال سوجھا انہوں نے بیربل سے پوچھا کہ اونٹ کی گردن ٹیڑھی کیوں ہوتی ہے۔ بیربل نے یہ بہترین موقعہ ہاتھ سے جانے

دیا۔ فوراً ہی کہہ دیا جہاں پناہ! آپ نے بھی کسی کو پہلے جنم میں جاگیر دینے کا وعدہ کر کے پیچھے بہلادہ دیدیا ہو گا۔

بادشاہ یہ سن اپنے وعدہ کو یاد کر کے بیحد نادم ہوئے اور اسی وقت بیربل کے نام ایک جاگیر لکھ دی۔ ہنسی خوشی بیربل اپنے گھر کو آئے۔

پہچان

ایک شخص نے دوسرے شخص سے پوچھا کہ اگر گاڑی میں سے تین آدمی اتریں ایک امریکن دوسرا انگریز اور تیسرا پاکستانی۔ آپ کیسے پہچان کریں گے کہ کون۔ کونسا ہے۔ بہت آسان بات ہے دوسرے آدمی نے کہا۔ کہ امریکن اترے گا اور سیدھا چل دے گا۔ انگریز اترنے سے پہلے دیکھے گا کہ میری کوئی چیز تو نہیں رہ گئی۔ اور پاکستانی اترنے سے پہلے سارے گا کہ بھائی تلاش کرے گا۔ اگر کسی کی کوئی چیز رہ گئی ہو تو مجھے دے دو۔

نیا سوٹ

ہیروئن کی سہیلی نے پوچھا کہ تمہارے پتی نے یہ نیا سوٹ سلا کر دیا ہے۔ پہلے تو یہ سوٹ کبھی نہیں دیکھا۔ یہ میرے نئے پتی ہیں ہیروئن نے جواب دیا۔

سلور جوبلی

کیوں دوست۔ یہ پارٹی کس خوشی میں ہے۔ دوست نے دوسرے دوست سے پوچھا۔ آج ہمارے نوکر کی سلور جوبلی ہے۔ آگے

جواب ملا۔ اچھا تو آپ کا بہت ایماندار نوکر ہے جو ۲۵ سال نکال گیا ہے۔ نوکر کا چہرہ تو دکھاؤ۔ پچیس سال نہیں۔ اس سال میں یہ ہمارا پچیسواں نوکر ہے۔ دوست نے جواب دیا۔

خوجے کے تین سوال!

ایک دن بادشاہ اپنے منہ لگے کھوجے سے باتیں کر رہے تھے۔ تو بادشاہ نے بیربل کی بہت تعریف کی جو خوجہ سن کر جل گیا۔ کیونکہ وہ وہ سلمان تھا اور اپنے آپ پر دھان منتری کے عہدہ پر تھا۔ اس لئے خوجہ بادشاہ سے تعریف سن کر ماں میں آ کر یہاں تک بھی کہہ گیا کہ بیربل کو تو آپ نے ایسا ہی رکھا ہوا ہے۔

بادشاہ بولا بیربل کی طرح عقلمند اور سمجھدار اور کون ہے بیربل جیسا جواب کون دے سکتا ہے؟ تو خوجہ بولا آپ مفت میں بیربل کی تعریف کرتے رہتے ہیں۔ اگر یہ سچ ہے کہ بیربل سوالوں کے جواب بہت اچھے دیتا ہے تو میرے بھی تین سوالوں کے جواب دے۔ پھر مجھے یقین ہو جائے گا۔ بادشاہ اکبر نے کہا کہ سوال بتاؤ۔ خوجے کے یہ تین سوال تھے۔

۱۔ آسمان پر کتنے تارے ہیں؟

۲۔ زمین کا بیچ کہاں ہے؟

۳۔ سنسار میں کتنے مرد اور کتنی عورتیں ہیں؟

اکبر بادشاہ نے جب تین سوال سنے تو بہت خوش ہوا کیونکہ وہ ہمیشہ بیربل کی بدھی اسی طرح دیکھتا رہتا تھا۔ بادشاہ نے اسی وقت نوکر کو بھیجکر بیربل کو بلوایا۔ دربار میں آتے ہی بادشاہ نے بیربل کو خوجے کے تینوں سوالوں کو حل کرنے کے لئے کہا اور ساتھ میں یہ بھی کہا کہ اگر خوجے کے یہ تینوں سوال آپ سے نہ نکلے تو تمہیں اس عہدہ سے اتار دیا جائے گا۔ بیربل نے تینوں سوالوں کو سمجھنے کی کوشش کی۔ اور کہا اس کا جواب آپ کو ایک گھنٹہ کے بعد مل جائے گا۔ بیربل نے نوکر کو بھیج کر کانی بالوں والا ایک کتا منگوایا اور دربار میں آکر کہا مہاراج خوجے کے تینوں سوال تیار ہیں۔ پہلے سوال میں اس کتے کے شریر پر جتنے بال ہیں اتنے آکاش میں تارے ہیں آپ گنتی کرا سکتے ہیں۔ دوسرے سوال میں بیربل نے ادھر ادھر نشان بنائے اور لوہے کا کیل زمین میں گاڑ دیا اور کہا کہ یہ زمین کا بیچ ہے اگر خوجہ صاحب کو شک ہو تو ناپ لیں۔ تیسرے سوال میں بیربل نے جھک کر کہا مہاراج سنسار میں عورتوں اور مردوں کی تعداد بتانی بہت مشکل ہو گئی ہے کیونکہ وہ جو خوجے ہیں انہوں نے بگاڑ دی ہے۔ یہ نہ عورتوں میں آ سکیں گے اور نہ مردوں میں۔ بادشاہ اور درباری سبھی ہنس پڑے۔ خوجہ حیران ہوا۔ دوسرے دن بادشاہ نے کھوجے سے کہا دیکھو بیربل کی بدھی۔ خوجہ یہ سنکر شرمندہ ہوا۔ اور پھر اپنے

بیربل کی کبھی بھی ضد پوری نہیں کی۔

بچوں کی اڑ (ضد)

ایک دفعہ اکبر بادشاہ کا دربار لگا ہوا تھا۔ بیربل کسی سبب گھر سے دیر میں سے آیا۔ بادشاہ غصہ میں بھرے ہوئے تھے۔ بیربل کے آتے ہی بادشاہ نے پوچھا تم دیری میں کیوں آئے۔ اس نے کہا مہاراج آج میرا بچہ اڑ کر رہا تھا۔ اس لئے مجھے دیر ہو گئی۔ بادشاہ نے سوچا یہ باتیں بنا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا بیربل بچے کے پاس سب کچھ ہے بچہ چار آنے مانگے آٹھ آنے دیدو۔ آٹھ آنے مانگے روپیہ دے دو۔ بچہ اڑ ہی نہیں کر سکتا۔ مجھے یہ بات ثابت کر کے دکھاؤ کہ بچہ اڑ ہی کرتا ہے۔ بیربل نے کچھ سوچا اور کہا مہاراج آج کے دن آپ میرے پتا اور میں آپ کا بچہ۔ بادشاہ کے ساتھ بازار میں چلنے کے لئے تیار ہو گیا۔ راستے میں ایک آدمی تربوز لیے بیٹھا تھا۔ تربوز کو دیکھ کر بیربل رونے لگا بادشاہ نے کہا بیٹا تم رو کیوں رہے ہو؟ بیربل نے کہا مجھے تربوز چاہیے۔ اس میں رونے کی کیا بات ہے بیٹا چاہیے تم دو تربوز لو۔ بادشاہ نے کہا بیربل تربوز لے کر چل پڑا اور راستے میں بیربل پھر رونے لگا اور کہنے لگا میں نے دو دانت لینے ہے۔ بادشاہ نے دو دانت لے دی۔ آگے چل کر بیربل ایک جگہ

گھبرا ہو کر زور زور سے رونے لگا۔ بادشاہ نے کہا اب کیا ہے؟
تربوز دوات کے اندر ڈال دو۔ بادشاہ نے کہا بیٹا تربوز بیربل
دوات کے اندر نہیں جا سکتا۔ بیربل نے کہا اونہو۔ ڈال کے دو۔
اب بادشاہ سوچ میں پڑ گیا اور من ہی من میں اپنی ہار مان لی۔

چٹکلے

ایک بار ایک پریمی اپنی پریمکا جس کا نام "دیا"
تھا کے گھر گیا۔ گھر پر پریمکا کے پتاجی موجود تھے۔

پتاجی ــــ کہو کیسے ہو رمیش

رمیش ــــ بس ٹھیک ہیں۔ آپ کی دیا چاہیئے۔

ایک دفعہ دو مورکھ گاڑی میں یاترا کر رہے تھے
رات ہونے والی تھی۔

پہلا مورکھ ــــ کیوں بھائی یہ پیڑ اتنی تیزی سے پیچھے
کیوں بھاگے جا رہے ہیں؟

دوسرا مورکھ ــــ بھائی رات ہونے والی ہے اپنے
گھر جا رہے ہیں۔



پتی مہودے دبلے پتلے تھے اور پتنی بہت موٹی۔ ان میں
اکثر مہابھارت چھڑا رہتا تھا۔ ایک بار پتنی نے پتی مہودے
سے کہا دیکھو پتی۔ پتی زندگی جیسی گاڑی کے دو پہیے ہوتے ہیں
انہیں ہمیشہ مل جل کر ہی چلنا چاہئیے۔ تب ہی پتی مہودے تنگ
کر بولے اگر گاڑی میں ایک پہیہ ٹریکٹر کا ہو اور دوسرا اسکوٹر کا
تو گاڑی چلے گی کیسے؟



اندن اور انل میں بات چیت ہو رہی تھی

اندن ــــ انل یہ سورج رات کو کہاں جاتا ہے؟

انل ــــ بھائی رات کو اندھیرا ہو جاتا ہے۔ اس لئے دکھائی
نہیں دیتا۔



ایک سنیما کا گیٹ کیپر ایک دانت نکلوانے گیا۔

ڈاکٹر نے پوچھا ــــ کون سا دانت نکلوانا ہے۔

گیٹ کیپر ــــ بالکونی میں دائیں سے پانچواں۔



ماسٹر — ودیارتھی سے — رش بازار میں جاپان لے آ۔

ودیارتھی — ماسٹر جی آپ کے پاس جاپان کیسے لا سکتا ہوں۔



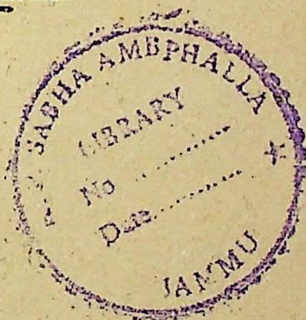
ایک دوست دوسرے دوست سے

میں آپ کو ایسی کہانی سنا سکتا ہوں کہ آپ بال کھڑے ہو جائیں گے۔

دوسرا دوست — اونہو غلط بات۔

پہلا دوست — کیوں؟

دوسرا دوست — اس گنجے کو سناؤ۔



دیاپاری کا جو مال چوری ہوا تھا سب مل گیا اور بہت خوش ہوئے۔ دیاپاری نے اپنی نئی زندگی سمجھی۔ یہ دیکھ کر بیربل کے پیروں میں گر پڑا۔ اور کہا اگر آج یہ آپ کی کرپا نہ ہوتی تو یہ میرا مال ہرگز نہ ملتا اور میں مر جاتا۔

دیاپاری کو یہ مال دے دیا گیا اور چور کو اس چوری کی سزا دی گئی۔

اندھیرا

ایک دن تنہائی میں بیٹھے بادشاہ کے دل میں یہ سوال پیدا ہوا کہ سنسار میں وہ کون سی چیز ہے جس پر چاند اور سورج کا پرکاش نہ پڑتا ہے۔ کچھ دیر سوچنے پر بھی اُن کے دل میں کوئی بات نہ آئی۔ تو بادشاہ نے طے کیا کہ چاند سورج چیزیں دیکھتے ہیں۔ کچھ دیر بعد بادشاہ کے دھیان میں آیا کہ شاید ہی درباریوں میں کوئی بتا دے۔ یہ سوچ اُس نے ایک دن دربار میں یہ سوال سب کے سامنے رکھا۔ حاضر درباریوں میں الگ الگ خیال ہو رہے ہیں۔ کسی کی ایسی بات نہیں ہے جو مان لی جائے۔ آخر بیربل نے کہا کہ جہاں پناہ میری سمجھ میں ایک اندھیرا ایسی چیز ہے جس پر نہ سورج کی روشنی پڑتی ہے اور نہ ہی چندرماں کی۔

بادشاہ اور سارے درباریوں نے بیربل کی بات کو مان لیا۔ بادشاہ اس جواب سے خوش ہو گئے۔

لوک پرلوک میں جوتے

بادشاہ دربار میں بیٹھے تھے ان کا بیربل کے ساتھ مذاق کرنے کو دل چاہا کسی کو کہہ کر بیربل کو ایسا کام بتایا کہ اس کو دربار سے باہر جانا پڑا وہ اپنا جوتا ڈھونڈنے لگا لیکن وہ تو پہلے ہی چھپا رکھے تھے۔ بیربل بہت حیران ہوا تو بادشاہ سے کارن پوچھا تو بیربل نے کہا جوتا نہیں ملتا۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ اس کو جوتیاں دی جائیں۔ نوکر نے نئی جوتی دی اور کہا اس کے بدلے آپ کو لوک پرلوک میں ہزاروں جوتے ملیں۔ میری یہی منوکامنا ہے۔ بیربل کی بات کو سن کر بادشاہ کو بڑی شرم آئی۔

ہاتھی ملنا

بادشاہ نے ایک دن رات کو بہت بھیانک سپنا دیکھا جس میں ایک سامنے کے دانت کو چھوڑ کر سارے دانت گر گئے۔ بادشاہ کو اس خواب سے فکر ہوئی اس کو ساری رات نیند نہ آئی صبح کے وقت سمجھداروں کو خواب سنانے کے لئے بلایا۔ ایک سمجھدار نے بتایا کہ سپنے کی بات کسی آنے والی گھٹنا (مصیبت) کی یاد ہے۔ تمہارے سامنے ہی تمہارے پریوار کے سات آدمی ایک ایک کر کے مر جائیں گے۔ بادشاہ یہ سن کر

ہی سمجھدار یہ بڑا ناراض ہوا اور اس کو ہاتھی کے پیر دل کے نیچے کچلوا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی بیربل آیا تو اس کو ہی تو سپنے کا حال بتایا اور اس کا تعبیر مطلب پوچھا۔ بیربل نے فوراً اتر دیا کہ اس کا مطلب تو صاف ہے کہ اپنے پریوار میں بڑی عمر کے صرف آپ ہی ہیں اس سمجھدار اور بیربل کا جواب ایک تھا۔ فرق صرف اتنا تھا کہ بیربل نے بڑی سمجھ سے جواب دیا تھا جس سے بادشاہ نے خوش ہو کر بیربل کو ہاتھی انعام دیا۔ اسی بات پر سمجھدار کو ہاتھی کے پیر ملے۔

صحبت کا اثر

بادشاہ اور بیربل کی آپس میں باتیں ہو رہی تھیں کہ بیربل کے منہ سے کوئی فضول بات نکل گئی۔ بادشاہ کو بہت غصہ آیا اس نے کہا کہ جب تجھے بولنے کی تمیز نہیں دن بدن تم بدتمیز ہوتے جا رہے ہو۔ بیربل نے کہا پہلے یہ بات نہیں تھی۔ تیری صحبت کا اثر شروع ہو گیا ہے۔

بادشاہ کو کوئی بات نہ سوجھی۔

آدھا تمہارا

ایک دن بیربل سے بادشاہ نے پوچھا تم زمین پر کیوں جھکتے ہو چلا کیا گم ہوا ہے۔ بیربل نے کہا حضور دادا جی کا باپ۔ بادشاہ کہنے لگا

اگر ہم ڈھونڈ دیں تو بیربل نے ایک دم جواب دیا آدھا ہمارا اور آدھا تمہارا۔

دو گدھوں کا بوجھ

ایک بار بادشاہ۔ بیربل اور بادشاہ کا شہزادہ تینوں ہی ہوا خوری کے لئے صبح ہی محلوں کے پاس والے گاؤں کی طرف چل پڑے۔ صبح کی ٹھنڈی ہوا ملنے کے ساتھ ان کا دل بہت خوش ہوا اس لئے تھوڑی دور نکل گئے واپس آتے وقت جب دھوپ جسم پر پڑی تو بادشاہ نے اپنا لبادہ بیربل کے کندھے پر رکھ دیا۔ اس کے شہزادے نے بھی اپنے پتا کو دیکھ کر اپنا لبادہ بیربل کے کندھوں پر رکھ دیا۔ بادشاہ یہ دیکھ کر بیربل کو کہنے لگا۔ اب تو تیرے اوپر گدھے کا بوجھ ہو گیا ہو گا۔ بیربل نے اُسے جواب دیا جہاں پناہ ایک گدھے کا نہیں بلکہ دو گدھوں کا بوجھ ہے۔ یہ سن کر بادشاہ نے سر جھکا لیا۔

مُورکھ بادشاہ

ایک دن بادشاہ کو بیربل نے کہا۔ شہنشاہ جی آپ میری فکر دور کر دیں گے۔ بادشاہ نے کہا بتاؤ تو۔ بیربل نے کہا میں کئی دنوں سے سوچ رہا ہوں کہ سورج پورب سے نکلتا ہے اور پچھم کی اور سے نہیں نکلتا۔ کیا کارن ہے؟

بیربل کا یہ سوال سن کر بادشاہ بولا کہ ایسا سوال کبھی مورکھ سے
بیربل نے اسی وقت عرض کی کہ یہ سوچ کر تو میں نے آپ سے

دماغ کی کسرت



اس تصویر کو دیکھو۔ تصویر میں آدمی کا گدھا گم گیا ہے
سوچ کر ڈھونڈو۔ یہ آپ کے دماغ کی کسرت ہے۔